السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی جب شوہر سے کہا گیا کہ تم نے اپنی اہلیہ کو طلاق دی ہے تو وہ کہتا ہے کہ مجھے غصہ کی وجہ سے کچھ یاد نہیں ہے اور بیوی بھی کہتی ہے کہ میں اس وقت بے ہوش تھی مجھے پتہ نہیں اس نے کیا کہا۔ شوہر حلفیہ بیان دینے کو تیار ہے کہ اس کے ہوش وحواس حاضر نہ تھے اور غصہ میں پتہ نہیں کیا کہا ہے کیا ایسے وقت میں طلاق ہوجاتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر شوہر کا یہ بیان درست ہے اور وہ حلف دیتا ہے کہ اس نے غصہ میں پتہ نہیں کیا کہا ہے تو ایسی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوتی اسے اصطلاح فقہاء میں "طلاق الغضبان" کہتے ہیں اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "لاطلاق ولا عتاق فی إغلاق" یعنی اغلاق کی حالت میں نہ طلاق اور نہ ہی غلام و لونڈی کا آزاد کرنا۔ (مسند احمد 6/256 ابوداؤد 2193 ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، دار قطنی، حاکم، بیہقی

امام ابوداوَد اغلاق کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں اس سے مراد غصہ ہے اور امام احمد کا بھی یہی قول ہے امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں اغلاق کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی کا دل اس طرح معلق ہوجائے کہ وہ کلام کا علم وارادہ نہ کرسکے اس میں مکرہ، مجنون اور جس کی عقل نشہ یا غصے کی وجہ سے زائل ہوچکی ہو سب کی طلاق داخل ہے جو مقصد وارادہ کھو بیٹھیں اور ہوش نہ ہو اور یہ نہ سمجھ سکیں کہ ان کی زبان سے کیا نکلا ہے اور امام ابن القیم نے فرمایا کہ (غصہ کی تین قسمیں ہیں ایک وہ غصہ جو عقل کو زائل کردے اور غصے والے کو یہ شعور نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ ایسے شخص کی طلاق بلا اختلاف واقع نہیں ہوگی۔ (زاد المعاد 5/214

لہذا اگر بات واقعی اس طرح ہے جیسے شوہر حلفا کہتا ہے تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب الطلاق، صفحہ: 339

محدث فتویٰ